تفسیر مظہری

جلد سوم

بقیہ سورۂ نساء سے سورۂ مائدہ

پارہ ۵ تا پارہ ٦

تالیف

حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتیؒ

تشریحی ترجمہ مع ضروری اضافات

مولانا سید عبد الدائم الجلالی

رفیق ندوۃ المصنفین

ناشر

دار الاشاعت

اردو بازار کراچی ۱ ـــــ فون ۲۱۳۷٦۸

اہلِ مذاہب آپ پر ایمان لے آئینگے کسی مذہب والا بغیر ایمان لائے نہیں رہیگا۔ سب کی ملت ایک ہی ہو جائیگی یعنی سب ملتِ اسلامیہ پر ہو جائینگے آیت کی یہ تفسیر حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں آئی ہے صحیحین میں بخاری و مسلم نے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے عنقریب ابن مریمؑ حاکم منصف ہو کر تم میں اتر ینگے صلیب کو توڑینگے خنزیر کو قتل کرینگے جزیہ ساقط کر دینگے مال بہائیں گے کہ مال کو قبول کرنے والا کوئی نہ ہوگا یہاں تک کہ اس وقت ایک سجدہ دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہوگا۔ حضرت ابوہریرہؓ نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا اگر تم (اس کا ثبوت) چاہتے ہو تو پڑھو وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ یعنی عیسیٰؑ بن مریم کے مرنے سے پہلے (ہر کتابی ایمان لے آئیگا) ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے ان الفاظ کا اعادہ تین مرتبہ کیا۔ حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے سلسلہ میں حضرت ابوہریرہؓ کی ایک مرفوع روایت میں آیا ہے کہ عیسیٰ کے زمانہ میں سوائے اسلام کے تمام مذاہب ہلاک ہو جائینگے (نابود ہو جائیں گے) ابن جریر اور حاکم نے حضرت ابن عباسؓ کا قول موقوفاً نقل کیا ہے اور حاکم نے اس کو صحیح بھی کہا ہے کہ اہلِ کتاب میں سے کوئی بھی بغیر ایمان لائے نہیں رہے گا۔

میں کہتا ہوں کہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰؑ کا اترنا اور آپ کے زمانہ میں سوائے اسلام کے ہر مذہب کا نابود ہو جانا بالکل صحیح اور حق ہے اور صحیح مرفوع احادیث سے ثابت ہے لیکن کیا اس آیت سے بھی اس مضمون کا استنباط ہو رہا ہے اور دوسری ضمیر کو حضرت عیسیٰؑ کی طرف راجع کر کے آیت کی وہ تفسیر کی جا سکتی ہے جس سے مضمون مذکور کا استفادہ ہو سکے یہ بات قابلِ تسلیم نہیں۔ صرف حضرت ابوہریرہؓ کا خیال اور رائے ہے کسی صحیح مرفوع حدیث میں مذکور نہیں اور نہ یہ تشریح درست ہے کیونکہ اس تفسیر پر تو صرف ان اہلِ کتاب کے مومن ہو جانے کی پیشینگوئی ہوگی جو نزول کے بعد حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں ہونگے حالانکہ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ کا لفظ عام ہے ہر زمانہ کے اہلِ کتاب کو شامل ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) کے زمانہ میں جو اہلِ کتاب تھے اگر خصوصی طور پر ان کو مراد نہ بھی مانا جائے تب بھی عموم کے تحت تو وہ بھی آئیں گے کلام کا حقیقی اطلاق انہی لوگوں پر ہوتا ہے جو وقتِ کلام میں موجود ہوں اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ صرف وہی کتابی گروہ مراد ہو جو حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے بعد ان کے زمانہ میں موجود ہو اس سے معلوم ہوا کہ موتہٖ کی ضمیر حضرت عیسیٰؑ کی طرف راجع کرنا غلط ہے ہمارے اس قول کی تائید حضرت ابی بن کعبؓ کی قرأت سے بھی ہوتی ہے جس میں قبل موتہٖ کی جگہ قبل موتھم آیا ہے اس وقت تو ھم کی ضمیر کا مرجع اہلِ کتاب ہی ہوگا۔ عیسیٰؑ کی طرف ضمیر راجع نہیں ہو سکے گی)